جہیز کی مسنون صورت

مندرجہ ذیل امور کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ ہمارے ہادیٔ برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کو جہیز میں کیا دیا تھا۔

۲۔ کیا بیٹی کے نکاح پر اعزہ سے تحائف وصول کرنا یا والدین کا اپنی بیٹی کو جہیز دینا جبکہ وہ اس کو وراثت میں بھی حصہ دیں' جائز ہے یا ناجائز ہے۔

۳۔ ہمارے ایک دوست ہیں وہ جہیز دینے والے کو سورہ نساء کی ابتدائی آیات سے لیکر بالخصوص آیت نمبر ۱۴ (وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ... یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا) کی رو سے ابدی جہنمی قرار دیتے ہیں۔ اس کی صراحت فرمائیں۔

۴۔ ابدی جہنمی کون کون لوگ ہیں۔

آپ کے استفسار کا جواب یہ ہے کہ بیٹی کو گھر سے رخصت کرتے ہوئے کوئی چیز عطیہ کے طور پر دینا اچھی بات ہے۔ اس میں نمود و نمائش نہیں ہونی چاہیے اور اولاد میں سے دوسروں کی حق تلفی نہیں کرنی چاہیے اور استطاعت سے زیادہ بھی نہیں دینا چاہیے جیسا آج کل رواج ہے۔ شریعت کا اصول ہے کہ مالک اپنے مال میں جائز تصرف کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتا ہے۔ اولاد پر خرچ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلۂ رحمی بھی۔ جب تک نصِ صریح سے ثابت نہ ہو کہ باپ اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت کچھ نہیں دے سکتا' اس وقت تک جہیز کے عدم جواز کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے اپنے دوست کے حوالہ سے سورہ نساء کی ابتدائی آیات خصوصاً آیت ۱۴ کا جو حوالہ دیا ہے وہ موضوع سے غیر متعلق ہے۔ جہاں تک حضرت فاطمہؓ کے جہیز کا تعلق ہے تو طبقات ابنِ سعد اور مسند احمد کی روایات کی روشنی میں حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کے موقعہ پر آپؐ کو جو جہیز دیا گیا "وہ ایک چارپائی' ایک بڑی چادر' چمڑے کا تکیہ (جو کھجور کی چھال یا خوشبودار گھاس اذخر سے بھرا ہوا تھا۔ ایک مشکیزہ' دو گھڑے اور ایک آٹا پیسنے کی چکی پر مشتمل تھا۔" (مسند احمد ج ۱ ص ۱۵۴ مسنداتِ علی۔ طبقات ابنِ سعد ج ۸ ص ۱۴ ذکر سیدہ فاطمہؓ)

سورہ نساء کی مذکورہ آیات میں تو کفار کو جہنمی قرار دیا گیا ہے' اور ان لوگوں کو بھی جو اسلام کے نظام کو تسلیم نہیں کرتے۔ آپ اپنے دوست کو سمجھائیں کہ بلا علم فتاویٰ جاری نہ کریں۔ واللہ اعلم۔